مارچ 2025

اللہ کا علم
اور
بندوں کا حادثی علم

مولانا حبیب اللہ بیگ
قلندر بابا گلکتیہ

مدیر: ایڈوکیٹ شکیل
x.com: @humvee

دارالاحناف ریسرچ فورم
پیڑ لین کولکاتہ ۷۳
darulahnaf.blogspot.com

دارالاحناف ریسرچ فورم
پیٹرلین کولکاتہ 73

علمِ الٰہی اور علم حادث

مولانا حبیب اللہ بیگ
قلندر بابا کلکتیہ

اللہ کا علم ازلی ہے. بندوں کا علم حادث ہے

حادث کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اسے کسی چیز کا علم نہیں ہوتا ہے, بعد میں حاصل ہوتا ہے، جب کہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ ازل ہی سے سب کچھ جانتا ہے، اور اس کے علم کو جہالت سے کوئی نسبت نہیں۔

اللہ وحدہ لاشریک کا علم مطلق ہے یعنی کامل اور لا محدود ہے, بندوں کے علم کو اللہ کے علم سے کوئی موازنہ نہیں، کیوں کہ

بندوں کے محدود علم کی حد اتنی ہے جتنی حد اللہ نے مقرر کی.بندوں کا علم حادث، عطائی اور محدود ہے، اسباب وآلات کا محتاج ہے، تجربات, مشق, کی بنیاد

پر مستحکم ہوتا ہے، اور غفلت وبے توجہی کے باعث کمزور اور نا قابل اعتبار ہوجاتا ہے،

اللہ کا علم ازلی ہے، اور بندوں کا علم حادث ہے، حادث کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اسے کسی چیز کا علم نہیں ہوتا، بعد میں حاصل ہوتا ہے، جب کہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ ازل ہی سے سب کچھ جانتا ہے،

اللہ کا علم لامتناہی اور غیر محدود ہے، جب کہ بندوں کا علم محدود اور متناہی ہے، ارشاد باری ہے:

-

"وہ اس کے علم سے بس اتنا ہی حاصل کرتے ہیں جتنا وہ چاہتا ہے۔ [سورۃ بقرہ:۲۵۵]"

اللہ کا علم ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیے ہوے ہے، جب کہ بندوں کا علم ایسا نہیں، فرمایا:

اللہ کا علم ذاتی اور قدیم ہے، بندے کا علم کسبی یعنی محنت سے حاصل کیا ہوا اور حادث ہے یعنی حاصل ہُوا, ہوا.

اللہ کا علم اسباب و وسائل اور آلات کا محتاج نہیں، کیوں کہ اللہ کسی شی کا محتاج نہیں،جب کہ بندوں

کوعلم حاصل کرنے کے لیے کتاب اور استاد کا سہارا لیناضروری ہے، اور اس سے پہلے سننے، دیکھنے، پڑھنے اور یاد کرنے کے لیے کان، آنکھ، زبان اور دل ودماغ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ کے علم میں زوال، بھول چوک, شک و شبہہ، دھوکہ, اگڈمڈ، غلط فہمی, اور کمی بیشی کی گنجائش نہیں، کیونکہ یہ حوادث کی صفات ہیں، اور اللہ امکان وحدوث کی صفات سے پاک ہے.

جبکہ بندوں کے علم میں کمی بیشی ہوتی ہے, زوال، بھول چوک, شک و شبہہ، دھوکہ, اگڈمڈ، غلط فہمی, اور کمی بیشی ہوتی ہے، بلکہ بسا اوقات بندوں کا علم سلب بھی ہوجاتا ہے۔

بندوں کے علم کو اللہ کے علم سے وہی نسبت ہے جو ایک قطرے کو سات سمندر سے ہے، بلکہ اس سے بھی کم، بخاری شریف کی ایک طویل حدیث پاک میں ہے:

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام ایک کشتی میں سوار تھے، اسی دوران ایک پرندہ کشتی کے ایک کنارے آکر بیٹھا، اور اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر نے فرمایا: علم الٰہی کے

مقابلے میں ہمارے اور تمہارے علم کی وہی حیثیت ہے جو اس سمندر کے مقابلے میں پرندے کی چونچ میں آنے والے پانی کی ہے۔ .(امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، حدیث نمبر: ۴۴۴۸)

بندوں کا علم حادث، عطائی اور محدود ہے، اسباب وآلات کا محتاج ہے، تجربات, مشق, کی بنیاد پر مستحکم ہوتا ہے، اور غفلت وبے توجہی کے باعث کمزور اور نا قابل اعتبار ہوجاتا ہے،

جب کہ اللہ کے علم کی شان ہی نرالی ہے، اللہ کا علم قدیم ہے، ازلی ہے، ذاتی ہے، ہر شی کو محیط ہے، اور کسی بھی طرح کی کمی بیشی، اختلاط والتباس، ذہول ونسیان اور زوال وفنا سے پاک ہے، یہی اسلامی عقیدہ ہے، اور قرآنی آیات سے اسی عقیدے کی تائید وتوثیق ہوتی ہے، جیساکہ عنقریب آپ دیکھیں گے۔

قرآن مجید میں علم الٰہی کا ذکر دو طریقے سے کیا گیا ہے، کہیں اجمالاً ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ عالم الغیب ہے، اور اسے آسمان و زمین کی ہر شی کا علم ہے

اور کہیں تفصیلاً ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ آسمان وزمین کی تہوں میں چھپی ہر چیز کو جانتا ہے، اور وہ ماضی کے واقعات، مستقبل کے احوال، کائنات کے

اسرار ورموز اور بندوں کے دلوں میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہے۔

قرآن کریم میں علم باری تعلیٰ کا تفصیلی ذکر کرنے والی آیتوں کی فہرست بہت تویل ہے اسکے لیے ایک مسقل کتاب کی ضرورت ہے.

اللہ کے پاس خزانۂ غیب کی کنجیاں ہیں

اللہ وحدہ لاشریک کو ہر خشک وتر کا علم ہے، فرمایا:

اللہ کے پاس خزانۂ غیب کی کنجیاں ہیں

اللہ وحدہ لاشریک کو ہر خشک وتر کا علم ہے، فرمایا:

اللہ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا،

خشکی اور سمندر میں جو کچھ ہےاسے وہ جانتا ہے، جو بھی پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے،

زمین کی تاریکیوں میں جو دانہ چھپاہے، اور جو کچھ خشک وتر میں ہے سب ایک روشن کتاب میں محفوظ

ہے۔ اللہ وہی ہے جو رات میں تمہاری روحیں قبض کرلیتا ہے، اور جو تم نے دن میں کیا اسے جانتا ہے،

اللہ سمیع وبصیر ہے، علیم وخبیر ہے، علیم بذات الصدور ہے، علام الغیوب ہے، عالم الغیب والشہادہ ہے، یعنی وہ قریب وبعید کو سنتا ہے، ظاہر وباطن کو دیکھتا ہے،قلیل وکثیر کو جانتا ہے، دلوں کے احوال سے باخبر ہے، کائنات کے اسرار ورموز سے واقف ہے،اس کا علم ہر شی کو محیط ہے ، اور کائنات کا کوئی ذرہ اس سےمخفی نہیں،فرمایا:

آسمان وزمین کا کوئی ذرہ تمہارے رب کے علم سے باہر نہیں۔[سورۂ یونس: ۶۱

علم الٰہی پر سب سے واضح دلیل قرآن ہے،قرآن کریم نے جا بجا علم الٰہی کی وسعتوں کا ذکر کیا ہے، بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے،

قرآن مقدس میں علم باری کے اثبات کے لیے پچاس سے زائد کلمات ذکر کیے گئے ، اور کم وبیش سات سو مقامات پر ذکر گئے، جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا علم ہر شی کو محیط ہے، اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں،قرآن کریم کے جو

کلمات صراحت کے ساتھ علم باری پر دلالت کرتے ہیں ان کی اجمالی فہرست یہ ہے:

*بَصِیْرٌ- ۲۷ مرتبہ *الْبَصِیْرُ-۴ مرتبہ

*بَصِیْرًا-۱۱ مرتبہ *حَافِظٌ-۱ مرتبہ

*حٰفِظًا-۱ مرتبہ *حَفِیْظٌ-۳ مرتبہ

*حَکِیْمٌ-۳۷ مرتبہ *الْحَکِیْمُ-۳۸ مرتبہ

*حَکِیْمًا-۱۶ مرتبہ *خَبِیْرٌ-۲۶ مرتبہ

*الْخَبِیْرُ-۶ مرتبہ *خَبِیْرًا-۱۲ مرتبہ

*الرَّقِیْبَ-۱ مرتبہ *سَمِعَ-۲مرتبہ

*سَمِیْعٌ- ۲۳مرتبہ *السَّمِیْعُ- ۱۹ مرتبہ

*سَمِیْعًا-۳ مرتبہ *الشّٰہِدِیْنَ-۲ مرتبہ

*شَہِیْدٌ-۹ مرتبہ *شَہِیْدًا-۱۰ مرتبہ

*عَلِیْمٌ-۹۸ مرتبہ *الْعَلِیْمُ-۳۲ مرتبہ

*عَلِيْمًا-۲۲ مرتبہ *عالم-۱۳ مرتبہ

*عالمین-۲ مرتبہ *عَلِمَ-۸ مرتبہ

*عَلِمْتَہٗ--۱ مرتبہ *عَلِمْنَا-۴ مرتبہ

*يَعْلَمُ-۶۳ مرتبہ *تَعْلَمُ-۲ مرتبہ

*اَعْلَمُ-۵۰ مرتبہ *نَعْلَمُ-۶ مرتبہ

*لَنَعْلَمُ-۴ مرتبہ *نَعْلَمُهُمْ-۱ مرتبہ

*عَلَّمَ-۳ مرتبہ *عَلَّمَہٗ-۴ مرتبہ

*عَلَّمَكَ-۱ مرتبہ *عَلَّمَكُمْ-۲ مرتبہ

*عَلَّمَنِيْ-۱ مرتبہ *عَلَّمْنٰہُ-۳ مرتبہ

*عَلَّمْتَنَا-۱ مرتبہ *عَلَّمْتُكَ-۱ مرتبہ

*لِنُعَلِّمَہٗ-۱ مرتبہ *عَلَّامُ-۴ مرتبہ

*مُّحِيْطٌ-۴ مرتبہ *مُحِيْطًا-۲ مرتبہ

*نَبَّاَنِيَ-۱ مرتبہ *نَبَّاَنَا-۱ مرتبہ

*یُنَبِّئُھُمْ-۶ مرتبہ *یُنَبِّئُکُمْ -۸مرتبہ

*اَحْصٰی اور اس کےمشتقات-۵مرتبہ

*اَحَاطَ بِکُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا-۱ مرتبہ

*لَا یَعْزُبُ عَنْہُ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ-۲ مرتبہ

*لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَيْءٌ-۳ مرتبہ

*وَسِعَ رَبِّيْ کُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا-۳ مرتبہ

*وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور اس کے مشابہ-۱۰ مرتبہ

ان کی مجموعی تعداد ۶۲۴ہے، یہ کلمات کسی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں رکھتے، اور صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ ہر شی سے با خبر ہے، اور اسےہر وقت ہر ذرے کا تفصیلی علم حاصل ہے، فرمایا:

اللہ آسمان و زمین کے غیب کو جاننے والا ہے، بے شک وہ دلوں کے احوال سے واقف *[سورۂ فاطر: ۳۸]*

دلچسپ بات یہ ھے کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں مختلف مناسبتوں سے صرف "علیم" کی صفت ۳۲ مرتبہ دھرائی گئی ھے۔ مثال کے طور پر سورہ بقرہ کی آیت نمبر، ۳۲، ۱۸۷ اور ۲۳۵، سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۵، سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۷۶، سورہ انعام کی آیت نمبر ۱۳، ۹۶، ۸۰ اور ۱۱۵، سورہ انفال کی آیت نمبر ۶۱ اور ۲۳، سورہ یوسف کی آیت نمبر ۳۴ اور ۸۳، سورہ یونس کی آیت نمبر ۶۵، سورہ کھف کی آیت نمبر ۲۲ اور ۱۰۹ اور سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۸۷ وغیرہ اسی کے بارے میں ھیں۔

آیات جن میں واضح طور پر لفظ "علم" استعمال نھیں ھوا ھے، لیکن ان کا مفھوم علم و دانش کے بارے میں ھے اور اسی موضوع سے مطابقت رکھتا ھے،

علم کا ایمان اور قرآن مجید کے مفاھیم و اسرار کے ساتھ اٹوٹ رشتہ ھے۔ سورہ آل عمران کی آیت: ۷، سورہ نساء کی آیت: ۱۶۲، سورہ اسراء کی آیت: ۱۰۷، سورہ حج کی آیت:، ۵۴، سورہ عنکبوت کی آیت: ۴۹ اور سورہ سبا کی آیت: ۶ ایسے نمونے ھیں، جن سے اس حقیقت کا استفادہ کیا جاسکتا ھے۔

علماء فرماتے ہیں کہ عالَم دو ہیں، عالم صغیر، عالم کبیر.

انسان کی ذات وصفات، عقائد ومعمولات، جذبات وخیالات، اور صلاحیت ومصروفیات کی دنیا عالم صغیر کہلاتی ہے.

آسمان و زمین اود دوسری مخلوقات کی دنیا عالم کبیر کہلاتی ہے.

کیا وہ بھی نہیں جانتا جس نے پیدا کیا، وہ بڑا باریک بین ہے اور ہر شی سے باخبر ہے۔ *[سورۂ ملک:۱۴]*

اس آیت مبارکہ میں آسمان وزمین اور خطرات قلب کو ایک ساتھ جمع کرکے اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ الله ہر شی کو جانتا ہے،انسان اپنے اور دوسروں کے بارے میں جو سوچ بھی نہیں سکتا الله اسے ازل سے جانتا ہے، اور واقع کے مطابق جانتا ہے، فرمایا:

علم الٰہی پر دلالت کرنے والے کلمات کی یہ ایک اجمالی فہرست تھی.

ایسا نہی ہے کہ صرف مزکور چند کلمات اللہ کے علم پر دلالت کرتے ہیں. اول تا آخر پورا قرآن علم باری پر روشن دلیل ہے،

قرآن علوم ومعارف کا بحر زخار ہے،اور اس کتاب حکمت میں کو جو کچھ بیان کیا گیا سراسر حق وصواب اور مبنی بر حقیقت ہے،

قرآن کریم میں ذکر کیے گئے واقعات ، سابقہ اقوام کے معمولات، ہدایت یافتہ قوموں پر ہونے والے انعامات، گمراہ قوموں کو در پیش مشکلات، مذاہب عالم کے عقائد ونظریات، اسلامی عقائد و احکامات ، اخلاقی تربیت واصلاح سے متعلق ہدایات، تزکیہ قلب سے متعلق مواعظ و ارشادات، حیات بعد الموت کی تفصیلات ،نیز قیامت، حساب وکتاب اور جنت و دوزخ کے احوال بتانے والی آیات کو پڑھنے کے بعد عقل سلیم رکھنے والا ہر بشر یہی کہے گا کہ یہ جس رب کا کلام ہے اسے ہر شی کا تفصیلی علم حاصل ہے، اور کائنات کا کوئی ذرہ اس کے علم محیط سے باہر نہیں، اسی لیے فرمایا:

اگر کوی ذات باری سے کسی ایک معمولی ذرے کے علم کی نفی کرے تو اللہ کے لیے جہل لازم آئے گا.

اس لیے کہ جہالت عیب اور نقص ہے، اور اللہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے ، یہ ناممکن ہے کہ ایک ذرہ بھی اللہ علم محیط سے باہر ہو، فرمایا:

"اے نبی! آپ جس حال میں رہتے ہیں اور جو بھی قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، اور اے مسلمانو! تم جو بھی کام کرتے ہو ہم تم سے باخبر رہتے ہیں، اور آسمان وزمین کا کوئی ذرہ تمھارے رب سے پوشیدہ نہیں، اور اس ذرے سے چھوٹی یا بڑی ہر چیز لوح محفوظ میں ہے۔" [سورۂ یونس: ۶۱]

پھر دن میں تمھیں اٹھاتا ہے ، تاکہ مقررہ مدت پوری ہوجائے، پھر اسی کے حضور تمھاری واپسی ہوگی، تو وہ تمھیں بتائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلاَّ بِاللّه
لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا باللَّهِ

Name of the book:: Ilme Ilaahi Aur IIlme Haadis

Author: Maulana Habibullah Beig & Qalandar Baba Kolkatia

Edited by: Shakeel Advocate For Darul Ahnaf Research Forum Peter Lane, Kolkata: 73